باسمہ سبحانہ وتعالیٰ

کیا فرماتے ہیں علماء دین مفتیان شرع متین مندرجہ ذیل مسئلہ کے بارے میں کہ بیوی مسمّاۃ حلیمہ عرف چھو چھوما نے مندرجہ مضمون لکھ کر اپنے شوہر محمد ابراہیم بن شوکت علی سے دستخط کرایا، تو شوہر محمد ابراہیم بن شوکت علی نے بھی مضمون کے ذیل میں دستخط کرلیا۔

(مضمون)

(میں مسمّی محمد ابراہیم بن شوکت علی بیوی مسماۃ حلیمہ عرف چھو چھوما بنتِ شاہد میاں کے علاوہ جتنے نکاح ہے سب کو تین طلاقیں دیتا ہوں، اور بیوی حلیمہ عرف چھو چھوما کی حیات میں کوئی نکاح نہیں کرونگا، اگر کوئی نکاح کیا ہو تو تین طلاق ہے۔)

مذکورہ بالا مضمون کے ضمن میں مندرجہ ذیل سوالات کا جواب مطلوب ہے۔

(۱) شوہر محمد ابرہیم بن شوکت علی نے مضمون پر دستخط سے پہلے ہی ایک عورت سے نکاح کرلیا تھا، تو کیا مضمون میں لکھی شرط کے مطابق مضمون پر دستخط سے پہلے جو نکاح کیا تھا اس عورت پر تین طلاقیں واقع ہونگی یا نہ؟

(۲) بیوی حلیمہ عرف چھو چھوما کی حیات میں شوہر ابراہیم بن شوکت نے نکاح نہ کرنے کی شرط اور بیوی کی حیات (میں) نکاح کرنے کی صورت میں جو بھی نکاح کرے تین طلاقیں واقع ہونے کی شرط بیوی حلیمہ عرف چھو چھوما کو اپنے نکاح سے علیحدہ کر دینے کے بعد نکاح کرنے کی صورت کو لاگو ہوگی یا لاگو نہیں ہوگی، یعنی یہ شرط بیوی حلیمہ کو اپنے نکاح سے علیحدہ کرنے کے بعد بھی مؤثر ہوگی یا مؤثر نہیں ہوگی؟ یا شرط حلیمہ کی حیات مؤثر ہوتی رہیگی؟

المستفتی: محمود بھائی

رنگون۔ برما

(جواب منسلکہ ورق پر ملاحظہ فرمائیں)

دار الافتاء
فتوی نمبر
مورخہ

Scanned by CamScanner

الجواب حامداً ومصلیاً

(۱)۔۔۔سوال میں نقل کئے گئے الفاظ اگر اصل مضمون کے الفاظ کے مطابق ہے تو صورتِ مسئولہ میں اس تحریر پر شوہر کے دستخط کر دینے سے اس بیوی (جس کے ساتھ تحریر پر دستخط کرنے سے پہلے نکاح ہوا تھا) پر تین طلاقیں واقع ہو گئیں، کیونکہ اس تحریر میں جو لکھا ہوا ہے کہ "بیوی مسماۃ حلیمہ عرف چھو چھوما بنت شاھد میاں کے علاوہ جتنے نکاح ہے سب کو تین طلاقیں دیتا ہوں" اس جملہ میں بیوی حلیمہ کے علاوہ دیگر منکوحات پر طلاق دینے کی صراحت کی گئی ہے، لہٰذا اس جملہ کی رو سے دوسری بیوی پر تین طلاقیں واقع ہو گئی ہیں۔

(۲)۔۔۔بیوی مسماۃ حلیمہ کو نکاح سے علیحدہ کرنے کے بعد دوسری عورت سے شادی کرنے کی صورت میں اس (دوسری بیوی) پر طلاق واقع نہیں ہو گی، کیونکہ تحریر کے الفاظ میں بیوی حلیمہ کی حیات میں دوسرا نکاح نہ کرنے کا ذکر ہے، اور نکاح ختم ہو جانے کے بعد وہ بیوی نہ رہی، اس لئے دوسری عورت سے نکاح کرنے پر طلاق کی شرط نہیں پائی گئی، نیز عرفاً اس کلام کا مطلب یہ ہوتا ہے کہ جب تک تو میرے نکاح میں زندہ رہو، اور اب جبکہ پہلی بیوی کو طلاق دیکر دوسری شادی کرنے کی صورت میں دوسری پر طلاق واقع ہونے کی کوئی وجہ باقی نہیں رہی، اس لئے اس صورت میں طلاق واقع نہیں ہو گی۔ (مستفاد از امداد الاحکام: ۲/۵۲۵)

الفتاوى الهندية (١/ ٤٢٦)

ولو قال: إن تزوجت عليك فالتي أتزوج طالق فطلق امرأته طلاقا بائنا ثم تزوج امرأة أخرى في عدتها لا تطلق.............**واللہ سبحانہ وتعالیٰ اعلم**

محمد تقی رنگونی

دارالافتاء جامعہ دارالعلوم کراچی

۸/رجب المرجب/۱۴۳۸ھ

۶/اپریل/۲۰۱۷ء

الجواب صحیح
شاہ محمد تفضل علی
۸/۷/۱۴۳۸ھ

الجواب صحیح
احقر محمود اشرف غفراللہ لہ
۸/۷/۱۴۳۸

الجواب صحیح
۸/۷/۱۴۳۸ھ

دار الافتاء
فتویٰ نمبر ۸/۱۸۶۶
جامعہ دارالعلوم کراچی

مفتی
جامعہ دارالعلوم کراچی

Scanned by CamScanner